



## سوال

بخاری شریف کی حدیث نمبر (4170) اور (4171) میں وارد ہے کہ دبر میں وطی کرنا حلال ہے، اور آپ کی وذب سائٹ پر بیان کیا گیا ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے، برائے مہربانی اس سلسلہ میں صحیح کیا ہے اسے سمجھنے میں میرا تعاون فرمائیں؟

## جواب

الحمد للہ

اول:

دبر میں وطی کرنے کی حرمت میں بہت ساری صحیح احادیث وارد ہیں، ان احادیث میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اپنی بیوی کی دبر میں وطی کرتا ہے تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ سے بری ہو گیا"

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (3904) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداؤد میں اسے صحیح قرار دیا ہے

2 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس شخص کی طرف دیکھے گا بھی نہیں جس نے اپنی بیوی کی دبر میں وطی کی"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1165) ابن دقین العید نے الامام (660/2) میں اور علامہ البانی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

3 خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یقیناً اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا یہ تین بار فرمایا تو اپنی بیویوں کی دبر میں وطی مت کرو"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1924) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اس موضوع میں احادیث بہت زیادہ ہیں، حتیٰ کہ امام طحاوی رحمہ اللہ شرح معانی الآثار (43/3) میں لکھتے ہیں اس سلسلہ میں متواتر آثار وارد ہیں "انتہی

اسی لیے علماء کرام ان احادیث پر عمل کرنے کا کہتے ہیں

مارودی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"کیونکہ یہ صحابہ کرام کا اجماع ہے: اسے علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عباس اور ابن مسعود اور ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا گیا ہے "انتہی



دیکھیں: الحاوی (319/9).

اور المغنی میں درج ہے کہ:

"اکثر اہل علم جن میں علی اور عبداللہ اور ابودرداء اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں کے قول کے مطابق بیوی کی دبر میں وطنی کرنا حلال نہیں، اور سعید بن مسیب اور ابو بکر بن عبد الرحمن اور مجاہد اور عکرمہ اور امام شافعی اور اصحاب الرائے اور ابن منذر رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے"

دیکھیں: المغنی (32/7).

ہماری ویب سائٹ پر اس کی کچھ تفصیل بیان کی گئی ہے اس کے لیے آپ سوال نمبر (1103) اور (52803) کے جوابات کا مطالعہ کریں

دوم:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بیوی کی دبر میں وطنی کرنا جائز ہے، اور وہ درج ذیل فرمان باری تعالیٰ سے یہی سمجھتے ہیں:

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، تو تم اپنی کھیتوں میں جہاں سے چاہو آؤ البقرۃ (223).

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بیوی کے ساتھ سب کچھ حتیٰ کہ دبر میں وطنی بھی مباح کر دی ہے، اور ان کا یہ وہم اور بھی یقینی ہو جاتا ہے جب وہ صحیح بخاری کی روایت کردہ کو پڑھتے ہیں، لگتا ہے کہ سائل کا مقصد بھی یہی حدیث ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ:

جاہل برضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"یہودی کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے پچھلی جانب سے جماع کرتا ہے تو پچھ ٹیڑھی آنکھ والا پیدا ہوتا ہے، تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی:

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، تو تم اپنی کھیتوں میں جہاں سے چاہو آؤ.

ان کی یہ فہم اور سمجھ غلط ہے کہ بیوی کی دبر میں وطنی کرنا حلال ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

تم اپنی کھیتوں میں جہاں سے چاہو آؤ.

اس کا معنی ہے کہ جماع کی مختلف حالات مباح ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ جب جماع اور وطنی کھیتی والی جگہ میں کیا جائے، اور وہ جگہ قبل سے دبر نہیں، یعنی وہ جگہ جہاں سے بچہ پیدا ہوتا ہے پانچنے والے جگہ مراد نہیں ہے

اس لیے خاوند بیوی کی پچھلی جانب سے یا پچھراگی جانب سے جماع کرنا جائز ہے جبکہ وہ کھیتی والا جگہ میں ہونہ کہ دبر میں

اس کی دلیل صحیح مسلم کی روایت جو جاہل برضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سابقہ حدیث ہے جس میں اس آیت کا سبب نزول بیان کیا گیا ہے:

"اگر چاہے تو مجیہ یا غیر مجیہ دونوں طرح لیکن ہوا یک ہی جگہ میں"

مجیہ کا معنی یہ ہے کہ اپنے پچھے پر الٹ جس طرح سجدہ کی حالت ہوتی ہے



اور ایک ہی جگہ یعنی یہ قبل اور پچہ پیدا ہونے والی جگہ ہے

دیکھیں: صحیح مسلم حدیث نمبر (1435).

اور ابو داؤد کی اسی حدیث میں ہے:

محمد بن منکدر سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ بیان کر رہے تھے:

"یہودی کہا کرتے تھے کہ جب مرد اپنی بیوی سے فرج میں پچھلی جانب سے جماع کرتا ہے تو پچہ بھینکا یعنی ٹیڑھی آنکھ والا پیدا ہوتا ہے، تو اللہ عز و جل نے یہ آیت نازل فرمائی:

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں تم اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو آؤ۔

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2163).

اور سنن ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور عرض کرنے لگے:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو تباہ و برباد ہو گیا!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے تباہ کر دیا؟!

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میں نے اپنی سواری کو آج رات پھیر لیا، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تو پھر یہ آیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی:

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں تو تم اپنی کھیتوں میں جہاں سے چاہو آؤ۔

آگے سے آؤ یا پیچھے سے آؤ، اور دبر سے اجتناب کرو، اور حیض کی حالت میں بھی اجتناب کرو"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2980) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے

یہ مندرجہ بالا سب احادیث اس آیت کی مراد اور مقصود واضح کر رہی ہیں، اس لیے کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی ایسی فہم کی طرف جائے جس پر نہ تو کوئی حدیث دلالت کرتی ہو اور نہ ہی لغت عرب

ابن قیم رحمہ اللہ زاد المعاد میں لکھتے ہیں:

"آیت دو وجہوں سے بیوی کی دبر میں وطی کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے

پہلی وجہ:



یہاں کھیتی میں آنا مباح کیا گیا ہے، اور یہ کھیتی، پچ والی جگہ ہے، نہ کہ وہ فحش جگہ جو گند کی والی ہے، اور پھر "من حیث امر کم اللہ" کہ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے سے بھی مراد کھیتی والی جگہ ہے

دوسری وجہ:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جہاں سے چاہو۔

یعنی جس طرف سے چاہو: چاہے اگلی جانب سے یا پچھلی جانب سے

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "تم اپنی کھیتی میں آؤ" یعنی فرج اور قبل میں "انتہی بتصرف

دیکھیں: زاد المعاد (261/4).

سوم:

لگتا ہے کہ سائل نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی درج ذیل حدیث بھی مراد لی ہے جو بخاری نے روایت کی ہے کہ:

"تو تم اپنی کھیتوں میں جہاں سے چاہو آؤ"

ان کا کہنا ہے کہ وہ بیوی کی.... میں آئے

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں کہا ہے:

"سب نسخوں میں ایسے ہی وارد ہے کہ طرف کے بعد کا ذکر نہیں جو کہ مجرور ہے" انتہی

دیکھیں: فتح الباری (189/8).

پھر انہوں نے صحیح بخاری کے علاوہ دوسری کتب میں وارد روایات ذکر کی ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

"وہ اس کی دبر میں آئے"

اہل علم نے اس کے دو جواب دیے ہیں:

پہلا جواب:

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرنے والے کچھ روالوں سے غلطی ہوئی ہے، اور انہوں نے اس سے یہ سمجھا کہ دبر میں وطی کرنی جائز ہے، حالانکہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو پچھلی جانب سے بیوی کی قبل میں وطی کرنا بیان کیا کرتے تھے

اس کی دلیل وہ صحیح روایات ہیں جن میں بیان ہوا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیوی کی دبر میں وطی کرنے کو حرام سمجھتے تھے



امام نسائی رحمہ اللہ نے السنن الکبریٰ (315/5) میں صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے تعجب سے فرمایا:

کیا کوئی مسلمان شخص ایسا بھی کرتا ہے!؟

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"صحیح طور پر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا کہ:

دبر کی طرف سے فرج یعنی قبل میں وطنی کرنا"

امام نافع رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی روایت کیا ہے، لیکن امام نافع رحمہ اللہ سے روایت کرنے والوں میں سے غلطی کرنے والے نے غلطی کی اور اسے یہ وہم ہوا کہ دبر وطنی کی جگہ ہے نہ کہ فرج میں وطنی کی راہ، تو اس طرح یہ چیز مشتبہ ہو گیا کہ دبر وطنی کرنے کی جگہ یعنی کھیتی کی طرف جانے کی راہ ہے، نہ دبر میں وطنی کرنا

اور اس طرح اشتباہ یہ ہوا کہ من کوئی کے معنی میں سمجھ لیا تو اس طرح وہم پیدا ہوا "انتہی

دیکھیں: تہذیب السنن (142/6).

دوسرا جواب:

اس آیت کو سمجھنے میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اجتہاد ہے، اور پھر سنت نبویہ اور سب صحابہ کرام کے اقوال اس پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ اجتہاد صحیح نہیں ہے

ابوداؤد رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"ابن عمر رضی اللہ عنہما اللہ انہیں بخشے کو وہم ہوا کہ انصار کا یہ قبیلہ جو کہ بت پرست تھے یہودیوں کے اس قبیلہ کو جو کہ اہل کتاب تھے انصار ان یہود کو علمی طور پر پلینے سے افضل سمجھتے تھے، اور بہت سارے افعال میں ان کی اقتدا کرتے، اہل کتاب اپنی بیویوں کے پاس ایک ہی حالت میں یعنی لٹا کر وطنی کرتے تھے، اور قریش والے عورتوں سے کھل کر جماع کرتے تھے، اور ان سے اگلی جانب سے یا پچھلی جانب سے اور لٹا کر پوری طرح لذت حاصل کرتے

لیکن جب وہ ہجرت کر کے مدینہ آئے اور ایک مہاجر نے انصاری عورت سے شادی کی اور وہ اپنی عادت کے مطابق اس سے ہم بستری کرنے لگا تو انصاری عورت نے انکار کیا، اور کہنے لگی:

ہمارے ہاں تو ایک طرف سے ہی ہم بستری کی جاتی ہے اگر کرنا ہے تو ایسے ہی کرو، وگرنہ میرے قریب مت آؤ، حتیٰ کہ ان دونوں کا معاملہ عام ہو گیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتوں میں جہاں سے چاہو آؤ۔

یعنی عورتوں کی اگلی جانب سے اور پچھلی جانب سے اور لٹا کر یعنی بچہ پیدا ہونے والی جگہ میں ہی"

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2164) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداؤد میں اسے حسن قرار دیا ہے



تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہو سکتا ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما در میں وطی کے قائل ہوں، اور پھر جب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ نے ان کے سامنے اس آیت کا سبب نزول اور اس کا صحیح معنی بیان کیا تو انہوں نے رجوع کر لیا ہو

اسی لیے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہے کہ وہ بھی اسے حرام کہتے تھے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے، اور آپ نے یہاں تک کہا کہ: کیا کوئی مسلمان شخص بھی ایسا کرتا ہے؟! حاصل یہ ہوا کہ: ہماری شریعت میں یہ فعل حرام ہے اور شریعت اسلامیہ میں کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی جو اس فعل کے جواز پر دلالت کرتی ہو، اور جو کوئی شخص بھی یہ گمان کرتا ہے کہ کتاب و سنت میں کوئی ایسی دلیل پائی جاتی ہے جو اس کے جواز پر دلالت کرتی ہے تو اسے وہم ہوا اور غلطی لگی ہے

واللہ اعلم

اسلام سوال و جواب

15293